The Governance Programme

THE AGA KHAN UNIVERSITY
(International) in the United Kingdom
Institute for the Study of Muslim Civilisations

تقریب کےلیےتیارکردہ آراء جس کانام ہے

‘‘ یورپ میں شریعت؟ - *ECtHR* کے مولا سالی بمقابلہ مقدمہِ یونان سےمتعلق فیصلہ کی توقع میں’’

آغا خان سینٹر، لندن، مورخہ *8* اکتوبر*2018*، *14.30 . 12.30*

براہ مہربانی مصنف کی اجازت کےبغیرنہ تواس کاحوالہ دیں اورنہ ہی اسے تقسیم کریں

یونان کامفتی نظام اورعالمگیرنقطعہِ نظر:
تھریس، اَتھینزاورسٹراسبورگ کی مثلث میں اصلاح

یوکسَیل سَیزگین
سائیراکیوس یونیورسٹی
ysezgin@maxwell.syr.edu

خاندان سے متعلقہ مذہبی قوانین کا ریاست کی طرف سے نفاذ، خصوصاً جب افراداپنی درخواست کےلیے رضامندی نہ دیں تو، بہت سے بنیادی انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہوتی ہے (جیسے مذہبی آزادی، قانون کے سامنےمساوات، ازدواجی اورعائلی حقوق، اورضوابطی حقوق بشمول متوقع طریقہِ عمل اورانصاف پرمبنی عدالتی کاروائی)۔ مؤخرمولا سالی بمقابلہ یونان (نمبر20452/14)، زیادہ ترامکان ہے کہ دی ECtHR درخواست گزارکی حمایت میں فیصلہ دے گی اوراسکاخیال ہے کہ یونانی حکومت نے درخواست گزارکے ساتھ مذہب و صنف کی بنیاد پر امتیازی سلوک کیاہے اوراسکے انصاف پرمبنی مقدمےکی کاروائی اورجائیدادکےضمن میں خلاف ورزی کی ہے، جیسا کہ درخواست گزار نے اس چیزکاالزام لگایاہے۔

اگرECtHR کوخلاف ورزی کاسراغ ملاتویونانی حکومت کافیصلے سے متعلق ردعمل درج ذیل پانچ صورتوں میں سے کوئی ایک اختیارکرستکاہے:

1) **معمول کےطورپرکاروبار:** حکومت آسانی سے فیصلےکونظراندازکرسکتی ہے اورمغربی تھریس میں’’شریعی’’ یا ‘‘مفتی نظام’’ میں کسی قسم کی تبدیلیوں کومتعارف نہ کروانےکوچُن سکتی ہے۔
2) **شریعی اورمفتی نظام کاخاتمہ:** مفتی نظام کومکمل طورپرختم کیاجاسکتاہے، اورمسلمان آبادی کے ذاتی معاملات کویونانی دیوانی ضابطہ (جیسے ربانی قانون اورعدالتوں کا 1946 میں یونانی حکومت کی جانب سے خاتمہ کیاگیاتھا، یا جسطرح 1926 میں تُرک حکومت کی طرف سے عیسائیوں کے قانون اورعدالتوں کے ساتھ شریعت کوختم کیاگیاتھا)۔
3) **روحانی مفتی اورعلیحدہ قاضی عدالتیں:** مفتی کےعدالتی اورروحانی امورکوحکومت علیحدہ علیحدہ کرسکتی ہے۔ جب کہ مفتیانِ کرام کواس بات کی اجازت دی جاسکتی ہے کہ انہیں کمیونٹی کی طرف سے بطورمذہبی رہنما کے منتخب کیاجائےجس میں انکاکوئی سرکاری خطاب یا عہدہ نہ ہو۔ یہ مغربی تھریس میں اسلامی (شریعی) عدالتوں کا ایک موروثی نظام قائم کرسکتی ہے جس میں حکومت کی طرف سے مقررکردہ قاضی ہوں (اسرائیلی شریعی عدالتوں کے نمونہ کےطورپر)۔
4) **دیوانی عدالتوں میں شریعت:** یہ مفتی کے عہدے کوختم کرسکتی ہے اورمسلم فیملی لاء کوعلاقے کی سول عدالتوں کے دائرہ کارکے تحت نافذکرسکتی ہے(ہندوستانی نمونہ کے طورپر)۔
5) **موجودہ نظام کی جزوی بحالی:** آخرکار، حکومت موجودہ نظام کی جزوی اصلاح کےلیےقدم اٹھاسکتی ہے تاکہ اپنے یورپیائی پارٹنرزکے سامنے مزید پشیمانی سےبچا جاسکے، ان تشویشات کونپٹانےکےذریعے جو ECtHR کےروبروموجودہ مقدمہ کاپہلی بارسبب بنی تھیں۔

حالیہ قانون سازی سےمتعلقہ پیش رفتوں کی روشنی میں جیسے قانون 4511/2018 (جنوری 2018) اورصدارتی حکم نامے کا ڈرافٹ جومفتی ٹرائبیونلز(ستمبر2018) سے متعلق ضوابطی قواعدکےبارےمیں ہے، ایسالگتاہے کہ یونان کی حکومت پہلےسے ہی آپشن نمبر5 کافیصلہ کرچکی ہے: جزوی طورپربحالی۔ علاوہ ازیں، یونان کی حکومت نے حال ہی میں کوموٹینی، زانتھی اورڈِڈیموٹیکو میں تین عدد ڈپٹی مفتیانِ کرام کاتقررکیاہے۔مگران تقرریوں اورقانون سازی سے متعلقہ پیش رفتوں کا کیامطلب ہے؟ مغربی تھریس میں موجودہ شریعی یا مفتی نظام پر

یہ کسطرح اثرڈالیں گی؟ کیا مجوزہ ''اصلاحات'' انسانی حقوق اورقانون کی عملداری سےمتعلقہ امورکونپٹانے کے لیے کافی ہوں گی جن کی وجہ سے سٹراسبورگ عدالت کے روبرومقدمہ مؤخرپڑاہواہے؟ تھریس کامفتی نظام کسطرح مختلف ہے اگراسکاکسی اورملک میں مسلم فیملی لاء سے موازنہ کیاجائے؟ یونان کے مفتی نظام پر قانون سازی کی اورانتظامی تبدیلیاں کسطرح اثرڈالیں گی ان دیگرممالک کے ضمن میں جہاں مسلم فیملی لاء کااطلاق ہوتاہے(خاص طورپرایسی اقوام جوغیرمسلم اکثریت پرمبنی ہیں)؟ یہ پریزینٹیشن یعنی اظہاریہ ان سوالات کا جواب دے گا۔

حالیہ قانون سازی سے متعلقہ تبدیلیاں:

دسمبر2017 میں، مولا سالی بمقابلہ یونان کےمقدمہ کی بڑے چیمبرکی سماعت سے چنددن قبل، یونانی حکومت نے ایک نیا بل متعارف کروایا تھا جوکہ پارلیمان کی طرف سے قانون نمبر:4511/2018 مورخہ 15 جنوری 2018 پاس کروایاگیاتھا۔ قانون میں صرف ایک نیا پیراگراف (4) آرٹیکل 5 قانون 1920/1991 شامل کیاگیاتھا، جومفتیان کرام کے دائرہ ہائے کار کوباقاعدہ بناتاہے۔ ترمیم شدہ آرٹیکل (4)5 اب مفتی کا دائرہ کار غیرمعمولی گردانتاہے۔ ذاتی حیثیت کےمعاملات کےضمن میں مفتی کے دائرہ سماعت کےحصول کےلیےدونوں فریقوں کوتحریری طورپر راضی ہوناپڑتاہے؛ ورنہ دائرہ سماعت سول عدالتوں کاہوتاہے۔ وراثتی معاملات خودکارطورپریونانی سول کوڈیعنی قانون کے تحت ہوتے ہیں جب تک کہ وصیت کنندہ ایسی وصیت نہیں کرتاجوکہ تصدیق شدہ ہواوراس میں خاص طورپریہ وصیت کی گئی ہوکہ اس/اسکی جائیداد کواسلامی قانون کےمطابق تقسیم کیاجائے۔قانون 4511/2018 بیان کرتاہے کہ ترمیم شدہ آرٹیکل (4) 5 اس صدارتی حکم نامےکی اشاعت پر نافذ العمل ہوگاجومفتی کے 'ٹرائبیونلز'' سے متعلق ضوابطی قواعد کوباقاعدہ بنائے گا۔

1 ستمبر2018 صدارتی حکم نامے کا ایک ڈرافٹ جاری کیاگیاتھا۔ یہ حکم نامہ، 28 آرٹیکلزپرمشتمل ہے، جواس معاملےکونپٹاتا ہے، یعنی آرٹیکلز2 اور3 میں مفتی کا علاقائی اورذاتی دائرہ سماعت (ماضی میں یونانی عدالتیں مفتی کے دائرہ سماعت سےمتعلق اختلافی فیصلے جاری کرتی رہی ہیں۔ ان دو آرٹیکلزمیں حکم نامے کامقصداس مسئلےکوواضح کرناہے)۔

آرٹیکل 4 شادی کی کم سےکم عمر18 سال مقررکرتاہے مگرمفتی کواجازت دیتاہے کہ وہ بچوں کے قانونی نگہبانوں کی اجازت کے ساتھ اس سے کم عمرکےلوگوں کی شادیوں کی اجازت دی جاسکتی ہے۔

آرٹیکل 5 ہرفریق کوپابندبناتاہے کہ مفتی کےروبرو پیش وکیل کے ذریعے پیش ہوجائے۔ یہ بیان کرتاہےکہ وہ جووکیل کی استطاعت نہیں رکھتاتووہ قانون 3226/2004 کی رو سے مفت قانونی مدد کے لیے درخواست کرسکتاہے۔

آرٹیکل 6 بیان کرتاہے کہ مفتی کے روبرو کاروائیاں لازماً تحریری شکل میں ہونی چاہئیں اور مفتی کا فیصلہ لازمی طورپر شائع کیا جانا چاہیے۔

آرٹیکل 10 بیان کرتاہے کہ مفتی کے سامنے کی جانے والی تمام کاروائیاں لازماً یونانی زبان میں ہونی چاہئیں۔ اگرفریقین یونانی زبان نہ جانتےہوں توایک عدد ترجمان کوبھرتی کیاجاناچاہیے۔

آرٹیکل 11 پابند کرتاہے کہ مفتی کے فیصلوں کویونانی اورعثمانی زبانوں میں جاری کیاجائے۔

آرٹیکل 13 بیان کرتاہے کہ مفتی کے فیصلوں کومقامی سنگل ممبرکورٹ کی جانب سے جاری کردہ حکم نامے کےبغیرنافذالعمل نہیں کیاجاسکتا۔ سول کورٹ کولازماً معائنہ کرناچاہیے آیاکہ مفتی کافیصلہ اسکے دائرہ کارکے تحت جاری کیاگیاہے، اورآیا کہ یہ یونانی آئین یا انسانی حقوق کے یورپین کنوینشن (ECHR) سے ٹکراتاتونہیں ہے۔ سنگل ممبرکورٹ کے فیصلے کے خلاف اپیل ملٹی ممبرکورٹ آف فرسٹ انسٹانس کےروبرو کی جاسکتی ہے۔

آرٹیکل 22-14 مفتی ٹرائبیونلزکے عملہ اورانتظامی ڈھانچے سے متعلق معاملات کونپٹاتاہے۔ سب سے زیادہ اہم پیش رفت یہ ہے کہ ہر مفتی ایک عدد قانونی مشیرکی تقرری کرے گاجوسیکولرقانون میں تربیت یافتہ ہوگاجومفتی کی مدد کیاکرےگا۔

مفتی نظام تقابلی تناظرمیں

دنیا میں 53 ایسے ممالک ہیں جومسلم فیملی لاء (ایم ایف ایل) کواپنے قانونی نظاموں میں رسمی طورپرشامل کرتےہیں۔ ان 53 میں سے، [1] 18غیرمسلم اکثریتی اقوام ہیں۔ ان 18 میں سے، 5 ممالک ایم ایف ایل ایس کا اطلاق سول عدالتوں میں کرتے ہیں (تنزانیہ، میانمار، انڈیا، گھانا اور یوگنڈا)۔ دوسرے 12 ممالک کےہاں خصوصی مذہبی (شریعی) عدالتیں ہیں جن میں مسلمان قاضی تعینات ہوتے ہیں اوروہ اپیل سے متعلقہ خصوصی نظامات کے حامل ہوتےہیں۔ تقریباً ان تمام ممالک میں جہاں شریعی عدالتیں ہیں، وہاں ایسے قوانین موجودہیں جوقابل اطلاق موادا‌ور ضوابطی قوانین کے ماخذین کی وضاحت کرتے ہیں۔ صرف یونان میں مفتیان ہیں جوتنازعات کا فیصلہ کرتےہیں؛ دیگرممالک میں جو ایم ایف ایل ایس کا اطلاق شریعی عدالتوں کے اندرکرتے ہیں وہاں قاضی فیصلہ کرتےہیں۔

اس سلسلےمیں، یونان کا مفتی نظام غیرمعمولی حیثیت کاحامل ہے۔ مسلم فیملی لاء جس کااطلاق مفتیان ظاہری طورپرکرتےہیں وہ تدوین شدہ نہیں ہے۔ نہ ہی طریقہ عمل یا شہادت سےمتعلقہ قواعد موجودہیں جومنظم طورپرمفتی کے ٹرائبیونلزمیں منطبق کیے جاتے ہوں۔ مفتی کے فیصلوں کے ضمن میں براہ راست اپیل کرنےکانظام بھی موجود نہیں ہے، جوکہ شائع نہیں کیےجاتے۔ زبان (عثمانی) جووہ اپنے فیصلوں میں استعمال کرتےہیں اسے ان کےمؤکلین کی بڑی اکثریت نہ توپڑھ سکتی ہے اورنہ ہی سمجھ سکتی ہے۔ مفتی کے فیصلوں کوخلاصہ کی شکل میں یونانی زبان میں ترجمہ کیاجاتاہے جس میں مقدمہ، شہادت یا اطلاق کردہ قواعد کےضمن میں زیادہ تفصیل مہیانہیں کی جاتی۔ سول عدالتیں، استثنائی طورپرغیرمسلم ججوں پرمشتمل ہوتی ہیں جوعام طورپراسلامی قانون کاعلم نہیں رکھتے یا متعلقہ کمیونٹی کی

زبان اورثقافت سے نابلدہوتے ہیں اوروہ خلاصہ پرمبنی ترجموں کے ذریعے مفتی کے فیصلوں کاجائزہ ہیتے ہیں اوران کے نافذالعمل ہونے کا اعلان کرتے ہیں۔ (طریقہ عمل میں، وہ اس بات کابھی ''جائزہ'' لیتے ہیں آیاکہ مفتی کے فیصلے، ان حالات کے تحت، دستوریا ECHR کی پیروی کرتے ہیں ۔ جیسا کہ توقع تھی، وہ تقریباً مفتی کے فیصلوں کے ضمن میں ایک ربرکی مُہرکےطورپرکام کرتے ہیں بغیرکسی قسم کے مؤثر جائزہ لیےجانےکے)۔

خلاصہ یہ ہےکہ، مفتی نظام کی جامع اندازمیں درستگی کی بہت عرصہ سے ضرورت ہے۔ سٹراسبورگ کورٹ کے سامنے زیرسماعت مقدمہ نے حکومت کوایک موقع دیاہےکہ وہ اس نظام کی جامع اندازمیں اصلاح کریں مگرحکومت اس ضمن میں اقدام کرنے میں ناکام ہوئی ہے۔ قانون 4511/2018 اورستمبر2018 کےصدارتی حکم نامےکا ڈرافٹ مسئلے کوحل کرنےکےضمن میں ناکافی ہیں (اگرچہ ان میں کچھ مثبت پہلوموجودہیں)، کیونکہ وہ زیادہ ترموجودہ مسئلے کاحل پیش نہیں کرتے۔

[1] Cameroon, Eritrea, Ethiopia, Ghana, Greece, India, Israel, Kenya, Mauritius, Myanmar, Philippines, Singapore, Sri Lanka, Suriname, Tanzania, Thailand, Trinidad and Tobago, Uganda.

سیکولراورجمہوری حکومت کے تحت، کسی بھی شخص سے مذہبی بنیادپرقوانین کے تحت معاملہ نہیں کیاجاناچاہیے بغیر اس/ ان کی ان قوانین کے اطلاق سے متعلقہ واضح رضامندی کے۔ لوگوں کومتبادل اخراجی نظام مہیاکیے جانےچاہئیں۔ اس سلسلے میں، دونوں قانون 4511/2018 اور ستمبر 2018 کے صدارتی حکم نامےکاڈرافٹ، ان کی بڑی خامیوں کے باوجود، ایک مثبت پیش رفت تصورکی جاسکتی ہےکیونکہ وہ تھریس میں رہنے والے مسلمانوں کوواضح طورپراس عمل سے خارج ہونےکے ضمن میں ایک آپشن یعنی اختیارمہیاکرتے ہیں۔

ستمبر2018 کےصدارتی حکم نامے کا ڈرافٹ کئی دیگراہم سہولیات پرمبنی ہے۔ یہ مفتی کے دائرہ سماعت اورعلاقائی دائرہ کار سے متعلقہ گزشتہ غیریقینی کیفیت کوختم کرتاہے۔ یہ اس بات کا پابندبناتاہے کہ مفتی کی کاروائیوں کوتحریرکیاجائے اوراسکےفیصلوں کو شائع کیاجائے۔ یہ قانون کی عملداری کے اہم اقدامات ہیں جومفتی کے ٹرائبیونلزکی شفافیت، احتساب اورپیش گوئی کیے جانے کی قابلیت میں اضافہ کریں گے۔ مفتی ٹرائبیونلزکے سامنے پیش ہونے والے فریقوں کوپابندبنایاگیاہے کہ ان کے پاس قانونی نمائندگی موجودہونی چاہیے ۔ یہ زیادہ احتساب کے ضمن میں ایک اوراہم قدم ہے۔ اضافی طورپر، ہرمفتی ٹرائبیونلزکوایک قانونی مشیردیاجائے گاجس کےپاس قومی یونیورسٹی سے حاصل کردہ سیکولرقانون کی تربیت اورقانونی تجربہ ہوگاتاکہ وہ ٹرائبیونلزکومدد مہیاکرسکے۔

ان مثبت اقدامات کےباوجود، ڈرافٹ حکم نامے میں کچھ گمراہ کُن اقدامات بھی شامل ہیں۔ مثال کے طورپر، یہ پابندکرتاہے کہ کاروائیاں صرف یونانی زبان میں ہونی چاہئیں۔ دونوں مفتی اور مسلم اقلیت کے ارکان بنیادی طورپرتُرک زبان بولتے ہیں اورکمیونٹی میں موجود بہت سے افراد یونانی زبان نہیں جانتے۔ ڈرافٹ حکم نامے میں یہ بھی کہاگیاہے کہ مفتی کے فیصلوں کویونانی اورعثمانی زبانوں میں لکھاجائے۔ فیصلےکویونانی زبان میں لکھنےکی ضرورت بالکل درست ہےکیونکہ سول عدالتوں کواس کاجائزہ لینےکی ضرورت ہوتی ہے اور اسکونافذالعمل کرناہوتاہے۔ مگرعثمانی زبان میں عدالت کے فیصلوں کوتحریرکرنےکی ضرورت سمجھ سے بالاترہے، ماسوائے اس چیزکے کہ مفتی صاحبان کےٹرائبیونلزسے متعلق ایک رسم کی تکمیل کی جائے۔ اس کی بجائے فیصلوں کو یونانی زبان کے علاوہ جدید ترکی میں لکھاجاناچاہیے، تاکہ مدعی پراضافی ترجمےکے اخراجات نہ پڑیں۔ مغربی تھریس میں رہنے والے ترک لوگوں کی اکثریت کی مادری زبان ترکی ہےجبکہ عثمانی زبان کوصرف تھوڑی تعداد کےلوگ پڑھ سکتے ہیں جنہوں نے علاقے میں مدرسہ سےتعلیم حاصل کی ہو۔ حقیقت میں بہت سے مواقع پرمیں نےایسے لوگوں کو دیکھاہےکہ وہ مفتی کے فیصلوں کوپڑھ اورسمجھ نہیں سکتے۔ یہ قانون کی عملداری سے متعلقہ ایک اہم ترین مسئلہ ہے۔

ان ضوابطی مسائل کے علاوہ، ڈرافٹ حکم نامےمیں مسلمانوں کی شادی سےمتعلقہ عمرکوبھی باقاعدہ بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ ضوابطی قانون ایک درست جگہ نہیں ہے جہاں پرشادی کی کم سےکم عمرکےمعاملے کونپٹایاجائے۔ اسکی بجائے، اسکو، زیادہ شادیوں اورطلاق کے معاملات کے ساتھ ساتھ، ایک جامع مسلم فیملی لاء کے تحت باقاعدہ بنایاجاناچاہیے۔(عدالت کے بغیر، انفرادی طورپرمردکی طرف سے دی جانے والی طلاق)۔ مسلم ارکان پارلیمان پرمشتمل کمشن کے ساتھ ساتھ اسلامی علماکرام اوردیگرشراکت داروں کو (خواتین کے حقوق کےعلمبردار وغیرہ) مسلم فیملی کوڈ بِل تیارکرناچاہیےاورپارلیمان میں اسکی منظوری کےلیے پیش کیاجاناچاہیے۔ شہادت سے پتہ چلتاہےکہ ضوابطی قواعد اورتعزیراتی قوانین جوصرف ''ان چاہی'' سرگرمیوں کومجرمانہ بناتےہیں جیسے مقررکردہ عمرسےکم عرصےمیں کی جانے والی شادیاں، زیادہ شادیاں کرنا، اورطلاق کےمعاملات عام طورپرکمیونٹی میں مثبت سماجی اورقانونی تبدیلی لانےکے لیے ناکافی ہیں۔

اگرچہ سیکولرقانون میں تربیت یافتہ قانونی مشیروں کی مفتی ٹرائبیونلزمیں تعیناتی درست سمت میں ایک اچھاقدم ہوگا، لیکن اتھارٹیزکولازماً اس بات کویقینی بناناچاہیے کہ جن لوگوں کی تقرری کی جائے ان میں سےکچھ خواتین بھی ہوں۔ یہ ضروری ہے کہ مفتی نظام میں خواتین کی نمائندگی بڑھائی جائے۔ اسلام میں ایسے کوئی قوانین نہیں ہیں جوخواتین کوفتویٰ جاری کرنے یا مفتی بننے سےروکتے ہوں۔ اسکے علاوہ، پچھلی چند دہائیوں میں، بہت سے ممالک میں مسلم خواتین کو شریعی عدالتوں میں ججزکے طورپرتعینات کیاگیاہے (مثلاً انڈونیشیا، فلپین، ملائشیا، اسرائیل، مغربی پٹی کی فلسطینی اتھارٹی کےاندر)۔ تاہم، یونانی حکومت ممکن ہے خواتین مفتیوں کی تقرری کےلیےدستورمیں ترمیم کرے۔ جسطرح، مفتی کے تقرری کےلیےمعیارکی تجدیدکی گئی ہے (مفتی کی تقرری سے متعلقہ معاملہ بذاتِ خود ایک بڑا مسئلہ ہے، (سَیرف بمقابلہ یونان اورآغا بمقابلہ یونان سےمتعلقہ ECtHR کے فیصلوں کوملاحظہ کریں)، حکومت کوبھی پابند

بناناچاہیے کہ وہ مفتی، جومذہبی جج کے طورپرکام کریں، ان کی سول، دستوری قانون میں تربیت ہونی چاہیے اورانسانی و خواتین کےحقوق سے متعلقہ یورپیئائی اوربین الاقوامی قوانین سےانہیں آشنا ہوناچاہیے۔ مفتیان کی تقرری سےمتعلقہ معیاراسی طرح کاہوناچاہیے جس طرح کا سول عدالتوں کے ارکان کی تقرری کاہوتاہے۔

علاوہ ازیں، مفتی کےفیصلوں کےضمن میں براہ راست اپیل کرنے سےمتعلقہ طریقہ کارتشکیل دیاجاناچاہیے۔ اپیل اتھارٹی (عدالت) کواسلامی قانون اوردستوری قانون کے ماہرین کوشامل کرناچاہیے جوتھریس میں مسلمان کمیونٹی کی طرف سے منتخب کردہ ہوں۔

دستوری جائزہ سے متعلق موجودہ نظام بہت مؤثرہے۔ علاقے کے سنگل ممبرسرکٹس میں کام کرنےوالےسول کورٹ ججزکواسلامی قانون میں اورمقامی کمیونٹی کی ثقافت کے ضمن میں تربیت دی جانی چاہیے یا کمیونٹی سے ان ماہرین کوشامل کیاجائے جوایک مؤثرجائزہ لینے کےلیےقانونی، ثقافتی اورلسانیاتی اہلیت رکھتے ہوں۔ فی الحال یونانی عدالتی نظام میں ایک واحد مسلم جج بھی موجودنہیں ہے۔ حکومت کو لازماً مسلم کیونٹی کے تعلیم یافتہ ارکان میں سے لوگوں کو سول ججزکے عہدوں کےلیےبھرتی کرنے کے لیے پرخلوص کوشش کرنی چاہیے اوران میں سےکچھ کوعلاقے میں ریاست کی عدالتوں میں تعینات کیاجاناچاہییے۔

یونان کا مفتی نظام کم اہمیت کاحامل ہوتاہے جب اس کا موازنہ دنیا کے دیگرایم ایف ایل نظاموں سے کیاجائے(دونوں مسلم اورغیرمسلم اکثریتی ممالک میں) قانونی ضمانتوں اورمعائنہ جات کے ضمن میں (ضوابطی اورپُختہ) جومذہبی قوانین پررکھے جاتے ہیں اس بات کویقینی بنانےکےلیے کہ قانون کی عملداری اوربنیادی انسانی/ خواتین کے حقوق کے معیارات کی پیروی کی جاسکے۔ مثال کے طورپر، IRAMFAL (مسلم فیملی قوانین کی حقوق کی بنیادپرہم آہنگی) پرقانونی کی عملداری اورانسانی حقوق کاایم ایف ایل نظاموں کےدوستانہ ہونے کے اشاریے پریونان کا نمبر36% ہے۔ آپکوصرف معلومات دینےکےلیے، سب سے کم نمبرحاصل کرنے والاملک سعودی عرب ہے جو 6% کاحامل ہے، جبکہ سب سے زیادہ نمبرلینے والاملک مالی ہے جواشاریے یعنی انڈیکس پر78% ہے۔ جتنازیادہ نمبرہوتاہےاس کامطلب ہے کہ وہ ملک قانون کی عملداری اوربنیادی انسانی/ خواتین کے حقوق کے معیارات کی اتنی ہی زیادہ پیروی کرنے والاہوتاہے۔ وہ ممالک جوایم ایف ایل کااطلاق کرتے ہیں اوروہ جمہوریت کوقبول کرتے ہیں وہ یہ ہیں (مثال کےطورپرانڈونیشیا، انڈیا، گھانا وغیرہ)، یونان کو IRAMFAL پر سب سے کم نمبرہے۔

اس کے بہت ہی کم نمبرکےباوجود، تاہم، یونان کےمفتی نظام میں دیگرایم ایف ایل نظاموں کےمقابلے میں زیادہ فائدہ ہے۔ دنیا میں صرف یونان وہ ملک ہے جومذہبی عدالتوں کےفیصلوں کےضمن میں مستقبل میں آئینی جائزہ لیے جانےکاپابندبناتاہے۔دیگرممالک میں جہاں آئینی جائزہ لیاجاتاہو، جائزہ کایہ عمل حقیقت میں لیاجاتاہے، جوکہ انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں اورقانون کی خلاف ورزیوں کوثابت کرنے کاذمہ دارفریقین کوبناتاہے۔ نظریاتی طورپر، یونان میں مفتی کےتمام فیصلےسول عدالتوں کی طرف سے جائزہ کی شرط کے ساتھ منطبق ہوتے ہیں، جنہیں عدالتیں ختم بھی کرسکتی ہیں اگریہ فیصلےدستورکےخلاف پائے گئےہوں۔ تاہم، جیساکہ پہلے بتایاگیاہےکہ، سیاسی اورساختی پابندیوں کی وجہ سے عملی طورپرقبل ازواقعہ دستوری جائزہ کانظام موجودنہیں ہے۔

صدارتی حکم نامےکاڈرافٹ ایک اورقبل ازواقعہ نگرانی کےنظام کومتعارف کرواتاہے جوکہ مفتی ٹرائیبونلزمیں پیش ہونے کےلیے افراد کےلیے قانونی نمائندگی کولازم کرتا ہے۔ جب یہ شق مکمل طورپرنافذالعمل ہوگی، تویونان دنیا میں وہ پہلا ملک ہوگا جس میں شریعی عدالتوں میں قانونی نمائندگی لازمی ہوگی۔

ان دو لاثانی خصوصیات کے علاوہ، قانون 4511/2018 کاشکریہ، یونانی مفتی نظام اب ایسے افراد مہیاکرتاہے جن کے پاس لچکدار اخراجی اختیارموجودہوتاہے۔ جب اسکاموازنہ دیگراقوام کے ساتھ کیاجائے، یونانی نظام یونانی مسلمانوں کو اسلامی اوردیوانی نظاموں میں سے کسی ایک کاانتخاب کرنےکےلیےبہت زیادہ آزادی دیتاہے ۔ کم سے کم نظریاتی طورپر (ہمیں ابھی تک عملی طورپریہ دیکھنےکی ضرورت ہے آیا کہ موجودہ دائرہ ہائے سماعت سے مؤثرطورپرمستفیدہونےکےلیےافراد کےلیےضروری شرائط موجودہیں)۔ مثال کےطورپر، اسرائیلی نظام متفقہ دائرہ سماعت کی صرف دیکھ بھال، تحویل اوروراثت وغیرہ سےمتعلقہ معاملات کےلیےاجازت دیتاہے مگریہ شادی اورطلاق کے معاملات میں دائرہ سماعت کی اجازت نہیں دیتا۔ہندوستانی نظام مسلمانوں کوخصوصی شادی ایکٹ 1954 کے تحت شادی کی اجازت دیتاہےمگروہ لوگ جومذہبی شادی کوترجیح دیتے ہیں وہ بعدازاں طلاق کے ضمن میں سول قانون سے مستفید نہیں ہوسکتے۔ دوسری طرف، یونان کانیا قانون اورڈرافٹ حکم نامہ اس چیزکی اجازت دیتاہے کہ اگرمذہبی شادی بھی کی گئی ہوپھربھی سول عدالتوں میں جایا جاسکتاہے۔

<u>مفتی نظام میں اصلاح کےلیےامکانات</u>

مختصرطورپر،

* اگرقبل ازواقعہ دستوری جائزہ مناسب اورمؤثرطورپرمنعقدکیاجاسکتاہے؛

(یہ واقع ہونےکےلیے، درج ذیل لازمی طورپرواقع ہوناچاہیے: کورٹ آف کاسیشن، ایریئوز پَیگوس، کولازماً تھریس کے مسلمانوں کی طرف اپنے امتیازی اورمبنی براساسیت رویہ کوتبدیل کرناچاہیے؛ سول عدالتی نظام میں اقلیت سے تعلق رکھنےوالے ججوں کونمائندگی دی جانی چاہیے؛ تھریس میں سول ججوں کواسلامی قانون میں تربیت دی جانی چاہیے؛ ضوابطی اورمسلمہ اسلامی قوانین کی تدوین کی جانی چاہیے(یا حاصل کیےجائیں) اورمفتی کے فیصلوں کومکمل طورپریونانی زبان میں ترجمہ کیاجاناچاہیےبشمول مقدمہ کی تفصیلات، شہادت اورقواعد وغیرہ۔ متبادل طورپر، جیساکہ پہلے ذکرکیاگیاتھا، مفتی کے فیصلوں کاجائزہ لینےکےلیےایک خصوصی کورٹ آف اپیل کاقیام عمل میں لایاجاسکتاہےبجائے اس کے کہ سول ججوں اورعدالتوں کوایساکرنےکےلیئےکہاجائے)۔

* اگرتھریس کے مسلمان متفقہ نظام کومؤثرطورپراستعمال میں لاسکیں؛

(اس کےواقع ہونےکےلیے، درج ذیل شرائط پرلازمی عمل کیاجاناچاہیے: حکومت کولازمی طورپرسول عدالتوں کےلیےاقلیت میں سے ججوں کوبھرتی کرناچاہیے؛ قانونی مدد مہیا کرنے والے کلینکس کی تشکیل کےلیےسول سوسائٹی یعنی مہذب معاشرہ کے ساتھ مل کرکام کیاجاناچاہیےجوسول عدالتوں میں خواتین اوردیگرایسے گروہوں کی مدد کرسکیں جن کومدد نہیں ملتی؛ علاقے کی کمیونٹیزمیں سول آپشن سےمتعلق آگاہی کے عمل کوزیادہ کیا

جائے؛ اورعوامی مفادکےلیےترجمانی کی خدمات مہیاکی جائیں)۔

* آیا کہ مفتی کے روبروپیش ہونےوالے ہرشخص کووکیل مہیاکیاجاتاہے (اوروہ جواس کی استطاعت نہیں رکھتے ان کوفلاحی قانونی کاؤنسل مہیاکی جائے)۔

ایسی صورت میں ہمیں اس بات کی توقع ہوسکتی ہےکہ یونان کا مفتی نظام قانون کی عملداری اورانسانی حقوق کی زیادہ پیروی کرنے والاہے۔ حقیقت میں ہم اس بات کی توقع کرسکتے ہیں کہ نئے قانون کی تنفیذ کےبعد، ذکرکردہ خامیوں کےباوجود، یونان کامفتی نظام کا IRAMFAL پرسکور36% سے 69% چلاجائے گا۔ یہ ایک نمایاں بہتری ہوگی، مگراسکےباوجودنظام کومکمل طورپرانسانی/خواتین کےحقوق اوربنیادی ضوابطی ضمانتوں کی پیروی کےضمن میں بہت کچھ کرناباقی ہوگا۔

نتیجہ کےطورپر، میں یونان کے مفتی نظام کی اصلاح کےلیےامکانات کے بارےمیں احتیاط کےساتھ پرامیدہوں۔ غیراسلامی حکومتیں آسانی کے ساتھ شریعی قانون یا عدالتوں کےضمن میں براہ راست تبدیلیاں متعارف نہیں کروا سکتی۔ عام طورپرتبدیلی اس وقت واقع ہوتی ہے جب وہ اندرسے نکلتی ہے، خاص طورپرعدالتوں اورقاضیوں کی طرف سے۔ اگریونان کی عدالتیں (یا سٹراسبورگ عدالت) مؤثرطورپرمفتیان کودستور کی اور ECHR کی پیروی کرنےکےلیے اوپرسے(اوپرسے نیچے دباؤ) دباؤڈالیں اوراگرمسلمان مقدمہ بازمتفقہ دائرہ سماعت کومؤثرطورپر استعمال کرسکیں، اسکےنتیجے میں مفتیان پردباؤ پڑے(افقی دباؤ)اوراگرمہذب معاشرہ کے گرویس مفتیان اورمذہبی رہنماؤں کوراغب کریں اور مقامی گروپوں کومتحرک کریں (نیچے سے دباؤ)، توایسی صورت میں مفتیان پرکافی دباؤ ہوگاذاتی طورپراصلاحی عمل کوشروع کرنےکےلیے۔اگروہ اپنےدائرہ سماعت کی حفاظت کرناچاہتے ہوں اوراپنے کلائنٹس کورکھناچاہتےہوں تو، مفتیان کولازمی طورپرذاتی اصلاح اورتجدیدی عمل کےلیےہراول دستے کاکرداراداکرناچاہیے؛ ورنہ بہت جلد وہ اپنی اہمیت کھودیں گے۔

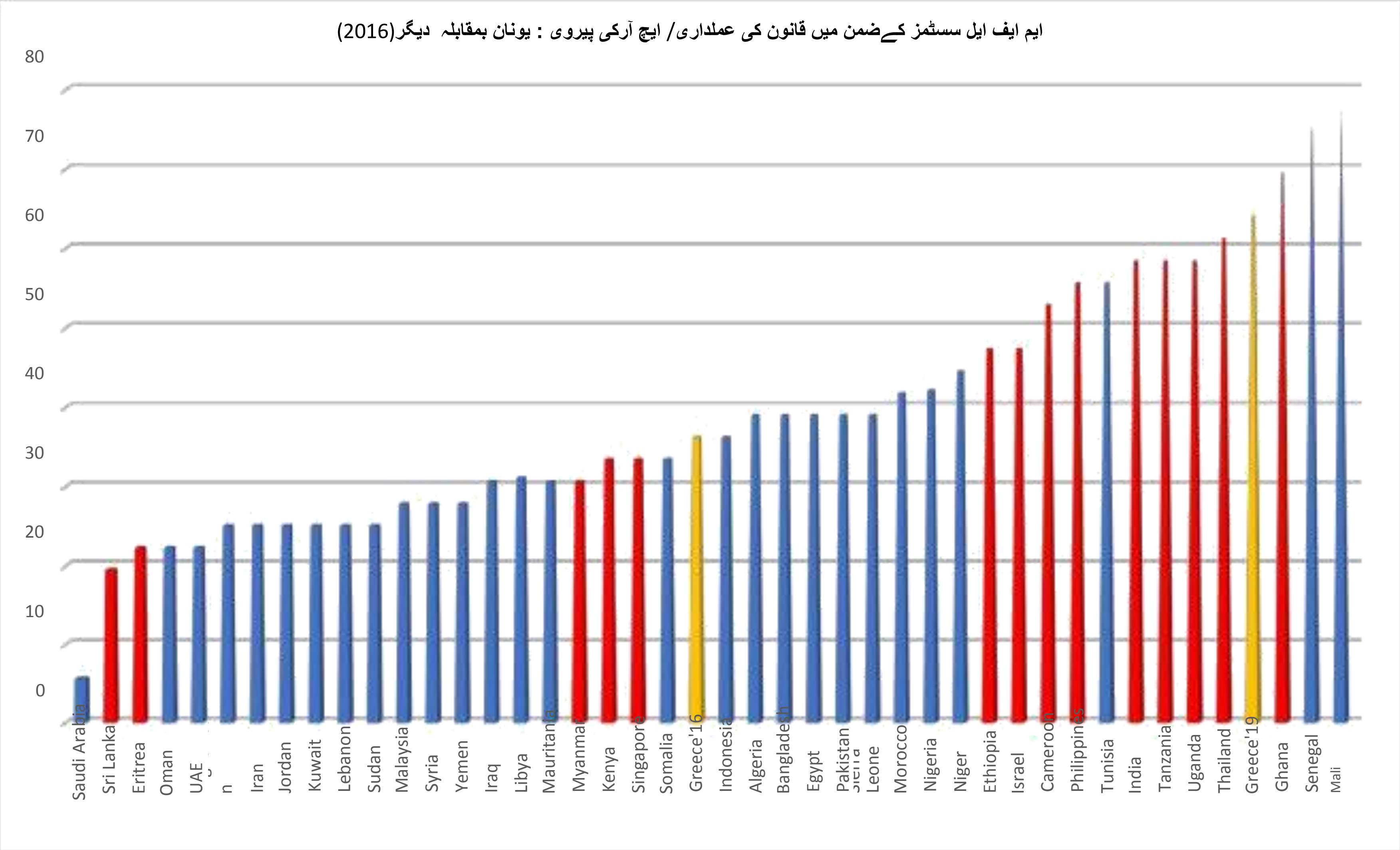

ایم ایف ایل سسٹمز کےضمن میں قانون کی عملداری/ ایچ آرکی پیروی : یونان بمقابلہ دیگر(2016)
80
70
60
50
40
30
20
10
0
Saudi Arabia
Sri Lanka
Eritrea
Oman
UAE
n
Iran
Jordan
Kuwait
Lebanon
Sudan
Malaysia
Syria
Yemen
Iraq
Libya
Mauritania
Myanmar
Kenya
Singapore
Somalia
Greece'16
Indonesia
Algeria
Bangladesh
Egypt
Pakistan
Leone
Morocco
Nigeria
Niger
Ethiopia
Israel
Cameroon
Philippines
Tunisia
India
Tanzania
Uganda
Thailand
Greece'19
Ghana
Senegal
Mali